یا اللہ جل جلالہ
۷۸۶
۹۲
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر، دنیائے علم و فضل کی مستند
و نامور مسلم شخصیت، مجدد ملت، شیخ الشیوخ عاشق رسول ﷺ
برکۃ المصطفےٰ فی الہند کا مسلک مبارک مسمّیٰ بہ
مسلکِ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
از قلم
علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
مدرس
جامعہ نظامیہ • لاہور
حسب فرمائش:
نباضِ قوم، پاسبانِ مسلکِ رضا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان
مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام المحدثین، فخر المفسرین، سراج العارفین، شریعت وطریقت

حضرت شاہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کا مزار پُر انوار

مہرولی شریف دہلی شمسی تالاب کے کنارے آج بھی

مرجع خلائق ہے

تاریخ وصال ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ بعمر ۹۴ سال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ○ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ یہ رہی ہے کہ انسانیت کو شرک و کفر اور گمراہی سے نکالنے کے لئے انبیاء کرام بھیجے گئے۔ مگر انسانی صدیوں کے ارتقار کے بعد جہاں پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مقدس ہستیوں نے لمحوں میں وہاں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، امور آخرت اور عالم کے حادث یا قدیم ہونے کے بارے میں بڑے بڑے فلسفیوں اور دانشوروں نے کیا کیا موشگافیاں کیں؟ لیکن وہ اپنے وابستگان دامن کو دولت یقین فراہم نہ کر سکے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے چند کلمات نے سامعین کو وہ یقین عطا کیا جس کی بناء پر وہ جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کر گئے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ البتہ پیغمبرانہ جد و جہد اور مشن کو جاری رکھنے کے لئے امت مسلمہ کے جلیل القدر افراد آگے بڑھے۔ انہوں نے نہ صرف دعوت و ارشاد کا کام پورے ولولے اور لگن سے کیا، بلکہ دین متین کے مقدس چہرے سے گرد و غبار صاف کرنے میں تمام صلاحیتیں بھی صرف کر دیں۔ انہی جلیل القدر شخصیات میں سے شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہیں۔

پاسبان دین مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) علوم دینیہ کے نامور مبلغ اور ناشر، دینی حمیت و غیرت کے پیکر، امام المحدثین، شیخ محقق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دینی اور علمی کارناموں کا مختصر جائزہ پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے حضرت کی حیات مبارکہ کا مختصر تذکرہ پیش کر دیا جائے۔

حیات مبارکہ

(۹۵۸ھ ــــــ ۱۰۵۲ھ)
(۱۵۵۱ء ــــــ ۱۶۴۲ء)

امام اہلسنت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شہر دہلی ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباء و اجداد میں سے آغا محمد ترک بخاری، سلطان محمد علاء الدین خلجی کے زمانے میں بخارا سے ہجرت کر کے دہلی میں وارد ہوئے اور بلند و بالا مناصب پر فائز رہے۔ بخارا سے ہجرت کے وقت متعلقین اور مریدین کی ایک جماعت ان کے ہمراہ تھی۔[۱]
آپ کے والد ماجد شیخ سیف الدین دہلوی شعر و سخن کا ذوق رکھنے والے عالم اور صاحب حال بزرگ تھے۔ سلسلۂ قادریہ میں شیخ امان اللہ پانی پتی کے مرید اور خلیفۂ مجاز تھے۔[۲]

حضرت شیخ نے تکملہ اخبار الاخیار میں ان کے متعدد ملفوظات نقل کئے ہیں، چند ایک ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو مخلوق کے لئے کام کرتے ہیں تاکہ ان کے نزدیک اہمیت حاصل کریں۔ کام کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے، مخلوق سے کیا کام؟

۲۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ علماء اور فضلاء جاہ و عزت اور کثرت اسباب کے حاصل کرنے اور مال و دولت کے جمع کرنے میں مخلوق خدا کے ساتھ الجھتے ہیں اور لڑائی تک پہنچ جاتے ہیں، تو میں شکر کرتا ہوں کہ میں نے زیادہ نہیں پڑھا اور اکابر میں سے نہیں ہوا۔

۳۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ مجھے والد گرامی نے کئی دفعہ فرمایا کہ کسی شخص کے ساتھ علمی بحث میں جھگڑا نہ کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ حق دوسری جانب ہے تو قبول کر لینا، ورنہ دو تین بار کہنا اگر نہ مانے تو کہنا کہ بندہ کو اسی طرح معلوم ہے، جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ بھی ہو سکتا ہے، جھگڑا کس بات کا؟

۴۔ اگر تمہیں اپنے پیر اور استاد سے محبت اور عقیدت ہو تو اس سبب سے کسی سے لڑائی نہ کرو اور تعصب اختیار نہ کرو، یہ محبت کا کام ہے؟ جسے محبت نہ ہو وہ کیا کام کرے گا؟ فائدہ بزرگوں کی عقیدت، محبت اور پیروی میں ہے۔ تم جو جنگ کر رہے ہو وہ اپنے نفس کے لئے ہے نہ کہ بزرگوں کے لئے۔

۵۔ طریقت کے بہت معاملات ہیں، جنہیں اس راہ کے اصحاب ہمت ادا کرتے ہیں۔ حقیقت کا اصل کام یہ ہے کہ ہر وقت اس حقیقت کو پیش نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے ساتھ ہے۔ ایک لحظہ بھی اس خیال سے غافل نہ رہے۔ دست در کار و دل با یار گ

شیخ محقق نے نہ صرف ان کی نصیحت کو عمر بھر یاد رکھا بلکہ ان پر عمل پیرا رہے۔

شیخ سیف الدین دہلوی ۲۷ شعبان ۹۹۰ھ کو پاس انفاس میں مشغول تھے، اسی حالت میں رحمت حق کی آغوش میں پہنچ گئے۔

تحصیل علم

حضرت شیخ محقق کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے طبع سلیم اور فہم و دانش کا وافر حصہ عطا فرمایا۔ حافظہ حیرت انگیز حد تک قوی تھا۔ خود فرماتے ہیں:

"دو ڈھائی سال کی عمر میں دودھ چھڑائے جانے کا واقعہ مجھے اس طرح یاد ہے جیسے کل کی بات ہو۔" ہ

والد ماجد نے ظاہری اور باطنی تربیت پر بھرپور توجہ دی، دو تین ماہ میں قرآن پاک پڑھا دیا۔ پھر شیخ عبدالحق علوم دینیہ حاصل کرنے لگے۔ جب عربی نصاب اور منطق و کلام تک پہنچے تو ماوراء النہر کے دانشوروں کے پاس حاضر ہوئے اور سات آٹھ سال دن رات محنت کر کے علوم دینیہ حاصل کئے۔ شیخ نے اپنے اساتذہ کے نام نہیں لکھے۔ ذوق و شوق

اور علمی انہماک کا یہ عالم تھا کہ ہر روز اکیس بائیس گھنٹے پڑھنے اور مطالعہ میں مصروف رہتے۔ اپنی محنت شاقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"اگر اتنا ذوق و شوق مولا تعالیٰ کی طلب اور باطن کی ریاضت میں ہوتا تو معاملہ کہاں تک پہنچتا۔" ۵

ذکاوت و فطانت کا یہ عالم تھا کہ دوران سبق عجیب عجیب بحثیں اور مفید باتیں ذہن میں آتیں اساتذہ کے سامنے پیش کرتے تو وہ کہتے :

"ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں اور ہمارا، تم پر کوئی احسان نہیں ہے۔" ۶

سترہ سال کی عمر میں اس وقت کے مروجہ علوم سے فارغ ہو گئے۔ بعد ازاں ایک سال میں قرآن پاک یاد کر لیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ درس و تدریس میں مشغول رہے۔

شیخ محقق ۹۹۶ھ/ ۸۸ — ۱۵۸۷ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ ۹۹۹ھ/ ۱۵۹۰ء تک وہاں قیام کیا۔ اس دوران حج و زیارت کے علاوہ مکہ مکرمہ میں شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں حاضر ہو کر علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ مشکوٰۃ شریف کے علاوہ تصوف کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ اسی اثناء میں شیخ سے اجازت لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۹۹۹ھ سے آخر رجب ۹۹۰ھ تک وہاں قیام کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوازشہائے بے پایاں سے فیض یاب ہوئے۔ شیخ محقق فرماتے ہیں :

"اس فقیر حقیر نے حضرت بشیر نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو انعام و اکرام کی بشارتیں پائی ہیں ان کی طرف اشارہ نہیں کر سکتا۔" ۹

بیعت و خلافت

حضرت شیخ محقق کو بچپن ہی سے عبادت و ریاضت کا بے حد شوق تھا۔ جوں جوں عمر میں اضافہ ہوتا گیا یہ شوق بھی بڑھتا گیا یہاں تک کہ اپنے زمانے کے اولیائے کاملین میں شمار ہوئے۔ ابتداءً والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت ہوئے پھر اُن کے ایماء پر سلسلہ قادریہ میں حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی (م ۱۰۰۱ھ) کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور اُنکے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ مکہ معظمہ میں حضرت شیخ عبدالوہاب متقی علیہ الرحمۃ سے بیعت کی۔ ارشاد و سلوک کی منزلیں طے کیں اور شیخ نے انہیں چار سلسلوں چشتیہ، قادریہ، شاذلیہ اور مدنیہ کی اجازت عطا فرمائی۔

شیخ محقق ہندوستان واپس آئے تو باوجود یکہ سلسلہ قادریہ میں بیعت اور خلافت رکھتے تھے، سلسلہ نقشبندیہ میں عارف کامل حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ محمد صادق ہمدانی نے 'کلمات الصادقین' میں لکھا ہے کہ شیخ محقق نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے روحانی اشارے پر یہ بیعت کی تھی۔ ۱۰

تصانیف

حضرت شیخ محقق نے اپنی حیاتِ مبارکہ کا اکثر و بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں بسر کیا، ان کی تصانیف دنیا بھر میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ فنی اعتبار سے ان کی تصانیف درج ذیل عنوانات کے تحت آتی ہیں:

(۱) تفسیر (۲) تجوید (۳) حدیث (۴) عقائد (۵) فقہ (۶) تصوف (۷) اخلاق (۸) اعمال (۹) منطق (۱۰) تاریخ (۱۱) سیر (۱۲) نحو (۱۳) ذاتی حالات (۱۴) خطبات (۱۵) مکاتیب (۱۶) اشعار الله

حضرت شیخ محقق کی تصانیف کی تعداد ساٹھ ہے۔ چند مشہور تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ اشعۃ اللمعات، مشکوٰۃ شریف کا فارسی ترجمہ اور شرح، چار جلدوں پر مشتمل ہے، اُردو میں اس کے ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، چنانچہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دو جلدوں کا ترجمہ تین جلدوں میں کیا۔ ان کی علالت اور پھر وصال کے سبب یہ کام راقم کے ذمہ لگا۔ راقم نے ترجمہ کی چوتھی اور پانچویں جلد مکمل کر لی ہے، ترجمہ کی دو جلدیں مزید ہوں گی۔ یہ سب کام فرید بک سٹال' لاہور کے زیرِ اہتمام ہو رہا ہے۔

۲۔ لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) مشکوٰۃ شریف کی عربی شرح جس کی چار جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔

۳۔ شرح سفر السعادت (فارسی)

۴۔ مدارج النبوۃ (فارسی) سیرتِ طیبہ کی اہم ترین اور لافانی کتاب۔

۵۔ اخبار الاخیار (") ہندوستان کے علماء اور مشائخ کا مستند تذکرہ۔

۶۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب (فارسی) تاریخ مدینہ کے نام سے اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔

۷۔ زبدۃ الاسرار (عربی) مناقب سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تلخیص بہجۃ الاسرار۔

۸۔ شرح فتوح الغیب (فارسی) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک، فتوح الغیب کی شرح۔

۹۔ زبدۃ الآثار (فارسی) زبدۃ الاسرار کا ترجمہ مع اضافات

۱۰۔ تکمیل الایمان (فارسی) اسلامی عقائد اور مسلک اہل سنت و جماعت۔

۱۱۔ ماثبت بالسنۃ۔ (عربی) بارہ مہینوں کے اسلامی معمولات، کتاب و سنت اور طریق اسلاف کی روشنی میں۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ڈاکٹر زبید احمد کے حوالے سے شیخ محقق کی تصانیف میں الاکمال فی اسماء الرجال' کا بھی ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ فہرس التوالیف میں اس کا ذکر نہیں ہے، حالانکہ الاکمال، امام ولی الدین' صاحبِ مشکوٰۃ کی تصنیف، اور مشکوٰۃ شریف کے آخر میں چھپی ہوئی عام دستیاب ہے۔

<u>رسالہ ضرب الاقدام</u>، پیر عبد الغفار کشمیری ثم لاہوری نے ۱۳۴۹ھ میں پانچ رسائل کا مجموعہ شائع کیا تھا۔ ان میں

ایک رسالہ ضرب الاقدام بھی ہے، اس کی ابتداء میں لکھا ہے:

رسالہ ضرب الاقدام من تصنیف

زبدۃ المحققین شیخ عبدالحق دہلوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس رسالے میں حضرت شیخ محقق نے صلوٰۃ غوثیہ کا ثبوت اور جواز پیش کیا ہے۔

۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء کو آسمان علم و معرفت کا نیر درخشاں، حدیث نبویہ کا عظیم شارح، دین اسلام اور مقام مصطفیٰ کا محافظ اور مسلک اہل سنت کا پاسبان دنیا والوں کی نگاہوں سے روپوش ہو کر دہلی کے ایک گوشے میں محو استراحت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قدس سرہٗ

شیخ محقق کی دینی اور علمی خدمات

حضرت شیخ محقق نے اپنی طویل زندگی دین اسلام کے تحفظ اور اس کا پیغام عام کرنے اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے میں صرف کر دی۔ دین متین کے خلاف اٹھنے والے نئے نئے فتنوں کی مؤثر سرکوبی کی مسلک اہلسنت و جماعت کی شاندار ترجمانی کی۔

اس دور میں مہدوی تحریک عروج پر تھی جس کا آغاز سنت کی ترویج اور بدعت کے خاتمے سے متعلق تھا، بعد ازاں مہدویت کا تصور اس سطح تک جا پہنچا کہ دین اسلام کے قطعی عقیدے ختم نبوت سے ٹکرا گیا۔ اس تحریک کا بانی سید محمد جونپوری کہتا تھا کہ ہر وہ کمال جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا مجھے بھی حاصل ہو گیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ کمالات وہاں اصالۃً تھے اور یہاں تبعاً ہیں۔ اتباع رسول اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ اُمتی نبی کی مثل ہو گیا ہے۔ علامہ ابن حجر مکی، حضرت علی متقی اور شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس تحریک کی شدید مخالفت کی اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

> "اگر سولہویں اور سترھویں صدی کی مختلف مذہبی تحریکوں کا بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس زمانے کا سب سے اہم مسئلہ پیغمبر اسلام کا صحیح مقام اور حیثیت متعین کرنا اور برقرار رکھنا تھا۔
>
> تصور امام، عقیدۂ مہدویت، نظریۂ الفی (یعنی دین اسلام کی عمر صرف ایک ہزار سال ہے ۱۲ ق ن) دین الٰہی یہ سب تحریکیں پیغمبر اسلام کے مخصوص مقام اور مرتبہ پر کسی نہ کسی طرح ضرب لگاتی تھیں۔
>
> شیخ عبدالحق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی پوری پوری وضاحت کر دی۔"[۱۵]

فیضی کے شیخ محقق سے گہرے تعلقات تھے، فیضی کے خطوط پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ اسے شیخ سے کتنی عقیدت و محبت تھی۔ شیخ اگر چاہتے تو فیضی اور ابوالفضل کے ذریعے دربار اکبری میں بڑے سے بڑا دنیاوی اعزاز حاصل کر سکتے تھے، لیکن انھوں نے فقر و فاقہ اور گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی اور ان کے فقر غیور نے کسی طرح گوارا نہ کیا کہ عظمت اسلام پر حرف آئے۔ فیضی جیسا علامہ اور مخلص دوست جب صراط مستقیم سے بھٹک گیا تو اس کی فرمائش کے باوجود شیخ نے اسے منہ نہ لگایا۔ "فہرس التوالیف" میں شیخ المحقق نے جس قدر تند و تیز تبصرہ فیضی کے بارے میں کیا ہے کسی دوسرے معاصر کے بارے میں نہیں کیا۔ غیرت ایمانی کا لہو ان کے قلم سے ٹپکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

> "فیضی اگرچہ فصاحت و بلاغت اور کلام کی پختگی میں ممتاز روزگار تھا، لیکن افسوس کہ اس نے کفر اور گمراہی کے گڑھے میں گر کر بدبختی کا نشان اپنے حالات کی پیشانی پر لگا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت اور دین والوں کے لئے اس کا اور اس کی منحوس جماعت کا نام لینے سے بھی پرہیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اگر وہ مومن ہیں۔ (ترجمہ)[۱۵]

علم حدیث کی تشریح اور ترویج

علم حدیث شمالی ہندوستان میں تقریباً ختم ہو چکا تھا جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے شیخ محقق نے علوم دینیہ خصوصاً علم حدیث کی شمع روشن کی۔ انھوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کو ایک مشن کے طور پر اپنایا تو ہندوستان کی فضائیں قال اللہ اور قال الرسول کی دلنواز صداؤں سے گونج اٹھیں۔

حضرت شیخ محقق کی تصانیف کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ ان کے خاندان کی حدیثی خدمات کا مختصر تذکرہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

شیخ نورالحق بن شیخ محقق (متوفی ۹ شوال ۱۰۷۳ھ) نے چھ جلدوں میں بخاری شریف کی شرح تیسیر القاری کے نام سے فارسی میں لکھی۔ انداز وہی ہے جو شیخ محقق کا اشعۃ اللمعات میں ہے، شرح شمائل ترمذی لکھی جس کا قلمی نسخہ رامپور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

شیخ نورالحق کے پوتے شیخ حبیب اللہ بن شیخ نوراللہ نے شمائل ترمذی کی شرح اشرف الوسائل کے نام سے لکھی، شیخ محب اللہ کے فرزند اکبر حافظ محمد فخرالدین نے حصن حصین کی شرح فارسی میں لکھی، حافظ محمد فخرالدین کے صاحبزادے شیخ الاسلام محمد، دہلی میں صدر الصدور کے عہدے پر فائز رہے۔ انھوں نے بخاری شریف کی شرح چھ جلدوں میں لکھی جو تیسیر القاری کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے۔

شیخ الاسلام محمد کے صاحبزادے شیخ سلام اللہ نے موطا امام مالک کی شرح، شرح محلی بحل اسرار الموطا دو جلدوں میں لکھی۔ اس کے علاوہ شرح شمائل ترمذی لکھی۔ شیخ سلام اللہ کے صاحبزادے شیخ محمد سالم نے رسالہ "نور الایمان" اور رسالہ "اصول الایمان" لکھا۔[۱۶]

غرض یہ کہ شیخ محقق اور ان کے خاندان نے علوم دینیہ اور حدیث شریف کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں :

"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جس وقت مسند تدریس بچھائی اس وقت شمالی ہندوستان میں حدیث کا علم تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ انھوں نے اس تنگ و تاریک ماحول میں علوم دینی کی ایسی شمع روشن کی کہ دور دور سے لوگ پروانوں کی طرح کھنچ کر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ درس حدیث کا ایک نیا سلسلہ شمالی ہندوستان میں جاری ہوگیا۔ علوم دینی خصوصاً حدیث کا مرکز ثقل گجرات سے منتقل ہو کر دہلی آگیا۔ گیارھویں صدی ہجری کے شروع سے تیرھویں صدی کے آخر تک علم حدیث پر جتنی کتابیں ہندوستان میں لکھی گئیں ان کا بیشتر حصہ دہلی یا شمالی ہندوستان میں لکھا گیا ہے۔ یہ سب شیخ عبدالحق محدث دہلی کا اثر تھا۔" ۱۳

شیخ محقق کی دینی خدمات کے بارے میں چند تاثرات ماخوذ ہوں :

حضرت علامہ سید غلام علی آزاد بلگرامی نے شیخ محقق کے تذکرے کا آغاز ان کلمات سے کیا ہے :

"وہ صوری اور معنوی کمال کے جامع اور جمال نبوی کے عاشق صادق تھے۔ انہیں شریعت کا عظیم منصب ملا۔ مورخین میں سے کسی نے اجمالاً اور کسی نے تفصیلاً ان کا تذکرہ کیا ہے۔ دہلی میں واقع ان کے مزار کے گنبد میں ایک پتھر پہ ان کے مختصر حالات فارسی میں لکھے گئے ہیں میں ان کا اردو میں ترجمہ کر رہا ہوں :" ۱۴

● مولوی فقیر محمد جہلمی، علامہ غلام علی آزاد بلگرامی کے حوالے سے لکھتے ہیں :

"باون سال کی عمر میں ظاہر و باطن کی جمعیت سے گفت (قدرت) حاصل کر کے تکمیل فرزندان طالبان میں مشغول ہوئے۔ اور نشر علوم خصوصاً علم شریعت حدیث میں ایسی طرز سے جو ولایت عجم میں کسی کو علمائے متقدمین و متاخرین سے حاصل نہ ہوا تھا، ممتاز و مستثنیٰ ہوئے اور فنون علمیہ خصوصاً فن حدیث میں کتب معتبرہ تصنیف کیں جن پر علمائے زمانہ فخر کرتے اور ان کو اپنا دستور العمل جانتے ہیں اور اہل دانش خواص و عوام دل و جان سے ان کے خریدار رہے۔" ۱۵

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں :

"ہندوستان جب سے فتح ہوا اس میں علم حدیث نہیں تھا، بلکہ کبریت احمر کی طرح کمیاب تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے بعض علماء مثلاً شیخ عبدالحق ترک دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ اور ان جیسے دوسرے علماء پر اس علم کا فیضان کیا۔ شیخ وہ پہلے عالم ہیں جو ہند میں علم حدیث لائے اور یہاں کے لوگوں کو بہترین انداز میں

عہ جو کہ پیشوائے اہلحدیث ہیں

یہ علم سکھایا۔ پھر یہ منصب ان کے صاحبزادے شیخ نور الحق متوفی ۱۰۷۳ھ نے سنبھالا۔" (ترجمہ) [20]

شیخ محقق کی تصانیف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"شیخ کی تمام تصانیف علماء کے نزدیک مقبول اور محبوب ہیں۔ علماء انہیں شوق سے پڑھتے ہیں اور واقعی وہ اس لائق ہیں، ان کی عبارت میں قوت، فصاحت اور سلاست ہے۔ کان انہیں محبوب رکھتے ہیں اور دل لطف اندوز ہوتے ہیں۔" (ترجمہ) [21]

مولوی فقیر محمد جہلمی لکھتے ہیں :

"آپ کی فضیلت اور تنقید حدیث میں کوئی موافق و مخالف شک نہیں کر سکتا، مگر وہ جس کو اللہ انصاف سے اندھا کر دے یا تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ دے، اعاذنا اللہ منہا۔" [22]

عقائد

اہل سنت وجماعت کے عقائد کتب کلام مثلاً 'شرح عقائد'، 'تمہید ابو شکور سالمی'، 'المعتقد المنتقد' اور 'تکمیل الایمان' وغیرہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ دور آخر میں کچھ مسائل کو نزاعی بنا دیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم اس امر کا مختصر سا جائزہ لیتے ہیں کہ شیخ محقق نے ان مسائل کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اختصار کے پیش نظر صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

شیخ محقق کو حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گہری والہانہ عقیدت و محبت تھی جو ہر مسلمان کو ہونی چاہیئے۔ مدینہ منورہ کے احترام کے پیش نظر وہاں ننگے پاؤں پھرتے تھے۔ [23] سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو شیخ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ان کا قلم حدود شریعت میں رہتے ہوئے اپنی جولانیاں دکھاتا ہے۔

شیخ محقق نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نعت پیش کی تھی۔ اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ثنایش گو، ولے چوں نیست ایفائش ز تو ممکن
بایں یک بیت مدحش را علی الاجمال اکتفا کن

ثنا اُو را خدا از بہر شرع و حفظ دیں
دگر بر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشا کن

خرامے در عالم بہر ہدایت یا رسول اللہ
جمال خود نما رحمے بجان زار شیدا کن

جہاں تاریک شد از ظلم سیاہ کاراں
بیا و عالمے را روشن از نور تجلّے کن

٥ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کہو، لیکن چونکہ تم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے، اس لئے یہ ایک شعر پڑھ کر آپ کی اجمالی تعریف پر اکتفا کرو۔

- حکم شریعت اور دین کی حفاظت کے پیشِ نظر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو، اس کے علاوہ آپ کی تعریف میں جو وصف چاہو تحریر کر دو۔
- یارسول اللہ! آپ کے جمالِ اقدس کے ہجر کے غم میں پریشان ہوں، اپنا دیدار عطا فرمائیں اور محبتِ صادق کی جان پر رحم فرمائیں۔
- سیاہ کاروں کے ظلم سے دنیا تاریک ہو گئی ہے آپ تشریف لائیں اور نورِ تجلی سے جہان کو روشن فرمائیں۔

کہتے ہیں کہ جب شیخ تیسرے شعر پر پہنچے تو رقت طاری ہو گئی اور زار و قطار رونے لگے۔ خود شیخ محقق کا بیان ہے کہ انہیں چار مرتبہ خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔[۲۴]

علمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف میں ہے "فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ"۔ شیخ محقق اس کا ترجمہ اور شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

- "پس میں نے جان لیا وہ کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام جزئی اور کلی علوم اور ان کا احاطہ حاصل ہو گیا۔"[۲۵]

"مدارج النبوۃ" کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

- "نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذاتِ الٰہی کی تمام شانوں، اللہ تعالیٰ کی صفات کے احکام، افعال و آثار کے اسماء کے جاننے والے اور تمام ظاہر و باطن اور اول و آخر علوم کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔ کا مصداق ہیں"۔[۲۶]

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

- "حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر پہلی دفعہ صور پھونکنے تک جو کچھ دنیا میں ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منکشف کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اول سے آخر تک تمام احوال آپ کو معلوم ہو گئے۔ آپ نے بعض احوال کی خبر صحابۂ کرام کو بھی دی"۔[۲۷]

ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت شیخ محقق کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامِ قیامت تک کے تمام احوال اور ذاتِ باری تعالیٰ کی شیون اور صفات کا علم عطا فرمایا۔ اسی وسیع تر علم کو علمِ ماکان و مایکون کہا جاتا ہے۔

اختیار و تصرف

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ

کو زبان سَلْ (مانگو) حضرت شیخ محقق نے اس کی شرح میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدرت اور اختیارات بیان کرتے ہوئے سماں باندھ دیا ہے:

- "مطلقاً فرمایا مانگو، کسی خاص مطلوب کی تخصیص نہیں فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاملہ آپ کے دست اقدس میں ہے جو چاہیں، جسے چاہیں، اپنے پروردگار کی اجازت سے دے دیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

- دنیا و آخرت آپ کی بخشش کا حصہ ہیں۔ اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا بعض ہے۔"

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

"اگر تو دنیا و آخرت کی خیریت کی آرزو رکھتا ہے تو ان کے دربار میں آ، اور جو چاہتا ہے آرزو کر۔"[۲۸]

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

- "جن و انس کے تمام ملک اور ملکوت اور تمام جہان، اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور تصرف سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احاطۂ قدرت و تصرف میں تھے۔"[۲۹]

حاضر و ناظر

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ مقدسہ میں تشریف فرما بعطاء الٰہی تمام جہان کا مشاہدہ فرما رہے ہیں جہاں چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اسی مطلب کو حاضر و ناظر کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
حضرت شیخ محقق فرماتے ہیں:

- "اس کے بعد اگر یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اقدس کو ایسی حالت اور قدرت بخشی ہے کہ آپ جس جگہ چاہیں بعینہٖ اُس جسم مبارک کے ساتھ یا جسم مثالی کے ذریعے تشریف لے جائیں، خواہ آسمان پر، خواہ زمین پر، اسی طرح قبر میں یا قبر کے علاوہ اس کا احتمال ہے، جب کہ ہر حال میں روضہ مبارک کے ساتھ خاص نسبت برقرار رہتی ہے۔"[۳۰]

سلوک اقرب السبل میں فرماتے ہیں:

- "علمائے امت کے کثیر مذاہب اور اختلافات کے باوجود کسی ایک شخص کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاویل اور مجاز کے شائبہ کے بغیر

حقیقتِ حیات سے دائم و باقی ہیں، اور اعمالِ امت پر حاضر و ناظر، طالبانِ حقیقت اور بارگاہِ رسالت کی طرف متوجہ ہونے والوں کے لئے فیض رساں اور مربی ہیں۔" ۳۱

اس کے علاوہ "مدارج النبوۃ" فارسی، ج ۱، ص ۱۲۱ اور "اشعۃ اللمعات" فارسی، ج ۱، ص ۱۰۳ پر بھی یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔

جسمِ بے سایہ

"مدارج النبوۃ" میں فرماتے ہیں

"نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ زمین جائے کثافت و نجاست ہے، دھوپ میں بھی آپ کا سایہ نہیں دیکھا گیا، اسی طرح علماء نے بیان کیا ہے۔ تعجب ہے کہ ان بزرگوں نے چراغ کی روشنی میں سایہ نہ ہونے کا ذکر نہ کیا۔ . . . . .

. . . . . چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عین نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔" ۳۲

دیدارِ الٰہی

"اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں:

"مختار یہ ہے کہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے، لیکن بالاتفاق واقع نہیں ہے، الا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے شبِ معراج واقع ہے۔" ۳۳

حیاتِ انبیاء کرام و اولیاء عظام

مدارج میں فرماتے ہیں:

● "انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات، علماءِ ملت کے درمیان متفق علیہ ہے اور کسی کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وہ زندگی، شہداء اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کی زندگی سے کامل تر اور قوی تر ہے۔ ان کی زندگی معنوی اور اخروی ہے اور انبیاء کرام کی زندگی حسی اور دنیاوی ہے۔ اس بارے میں احادیث اور آثار واقع ہیں۔" ۳۴

نیز ملاحظہ ہو "اشعۃ اللمعات" فارسی، ج ۱، ص ۵۸۳۔

"جذب القلوب" میں فرماتے ہیں:

● "بعض مشائخ نے کہا کہ میں نے چار اولیاء کرام کو پایا کہ وہ قبروں میں اسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح ظاہری حیات میں کرتے تھے یا اس سے زیادہ۔" ۳۵

'اشعۃ اللمعات' میں فرماتے ہیں:

" انبیاء کرام حیاتِ حقیقی دنیاوی سے زندہ ہیں اور اولیائے کرام حیاتِ اُخروی معنوی سے زندہ ہیں۔" ۳۶

سماعِ موتیٰ

جذب القلوب میں فرماتے ہیں:

" تمام اہلِ سُنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام اموات کے لئے جاننے اور سُننے والے ادراکات ثابت ہیں۔" ۳۷

زیارتِ قبور

" تمام مومنوں کی قبروں اور ان کی رُوحوں کے درمیان ایک دائمی نسبت ہے جس کی بنا پر وہ زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں سلام کہتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام اوقات میں زیارت مستحب ہے۔" ۳۸

زیارتِ روضۂ انور

جذب القلوب میں ہے:

" حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت افضل سنتوں اور مؤکد مستحبات میں سے ہے۔ اس پر علمائے دین کا قولی اور فعلی اجماع ہے۔" ۳۹

توسّل اور استعانت

جذب القلوب میں فرماتے ہیں:

" نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے کہا: تیرے نبی کے طفیل اور ان انبیاء کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہوئے۔ اس حدیث سے وصال سے پہلے اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں توسّل ثابت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد، جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے بعد توسّل جائز ہے تو سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ بلکہ اس حدیث کی بنا پر بعد از وصال اولیاء کرام سے توسّل کا

قیاس کریں تو بعید نہیں ہے۔ ہاں اگر حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر دلیل قائم ہو جائے تو قیاس درست نہ ہوگا، مگر دلیل کہاں ؟ [20]

اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں :

"امام غزالی نے فرمایا کہ زندگی میں جس ہستی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان کے وصال کے بعد بھی ان سے مدد طلب کی جائے گی ۔" [21]

اشعۃ اللمعات فارسی جلد سوم میں تفصیلی گفتگو کے بعد فرماتے ہیں :

"منکرین کی خواہش کے برعکس اس جگہ کلام طویل ہو گیا، کیونکہ ہمارے زمانے کے قریب ایک فرقہ پیدا ہو گیا ہے جو اولیاء اللہ سے استمداد کا منکر ہے۔ اور ان کی طرف توجہ کرنے والوں کو مشرک اور بت پرست قرار دیتا ہے۔ اور جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔" [22]

شفاعت

ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فاسقوں اور گنہگاروں نے دنیا میں اہل طاعت و تقویٰ کی کوئی امداد اور خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس کا نتیجہ پائیں گے اور ان کی شفاعت اور امداد سے جنت میں جائیں گے۔" [23]

امام ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شہداء، اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

"ان تین گروہوں کی شفاعت کی تخصیص ان کی فضیلت و کرامت کی زیادتی کی بناء پر ہے، ورنہ تمام اہل خیر مسلمانوں کے لئے شفاعت ثابت ہے۔ اس سلسلے میں مشہور حدیثیں وارد ہیں، خواہ گناہوں کی بخشش کے لئے ہو یا درجات کی بلندی کے لئے۔ اور شفاعت کا انکار بدعت اور گمراہی ہے جیسے کہ خوارج اور بعض معتزلہ کا مذہب ہے۔" [24]

محفل میلاد

مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں :

"ابولہب نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت اس کے عذاب میں تخفیف فرما دی اور سوموار کے دن اس سے عذاب اٹھا لیا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ اس جگہ میلاد منانے والوں

کے لئے دلیل ہے۔ جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات خوشی مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں۔ ابولہب جو کافر تھا اور اس کی مذمت قرآن پاک میں نازل ہوئی اسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باکرامت پر خوشی منانے اور اپنی کنیز کا دودھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صرف کرنے پر جزا دی گئی، مسلمان جو محبت اور سرور سے مالا مال ہے اور اس سلسلے میں مال خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا؟ لیکن یہ ضروری ہے کہ عوام کی پیدا کردہ بدعتوں مثلاً گانے، حرام آلات کے استعمال اور منکرات سے خالی ہو، تاکہ طریقۂ اتباع محرومیت کا سبب نہ ہو۔" [illegible]

ایصالِ ثواب

"تکمیل الایمان" میں فرماتے ہیں۔

"مُردوں کے لئے زندوں کی دُعاؤں اور بہ نیتِ ثواب صدقہ دینے میں اہلِ قبور کے لئے عظیم نفع ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں اور آثار وارد ہیں۔ نمازِ جنازہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔" [illegible]

اس کے علاوہ "اشعۃ اللمعات" فارسی، ج ۱، ص ۷۹۰ ملاحظہ ہو۔

عُرس

"ماثبت من السنۃ" میں فرماتے ہیں:

"مغرب کے بعض متأخرین مشائخ نے فرمایا کہ جس دن اولیاء کرام بارگاہِ عزت اور مقاماتِ قدس میں پہنچتے ہیں اس دن باقی دنوں کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور نورانیت کی اُمید کی جاتی ہے۔ اور یہ ان امور میں سے ہے جنہیں علمائے متأخرین نے مستحسن قرار دیا ہے۔" [illegible]

مزارات پر گنبد اور عمارت بنانا

شیخ محقق فرماتے ہیں:

"آخر زمانہ میں چونکہ عوام کی نظر ظاہر تک محدود ہے، اس لئے مشائخ اور اولیاء کے مزارات پر عمارت بنانے میں مصلحت کو دیکھتے ہوئے کچھ چیزوں کا اضافہ کیا تاکہ وہاں اسلام اور اولیائے کرام کی ہیبت و شوکت ظاہر ہو۔ خصوصاً ہندوستان میں جہاں دشمنانِ

دین ہنود اور دوسرے کا زہبت سے ہیں۔ ان مقامات کی شان و شوکت سے وہ لوگ مرعوب اور مطیع ہوں گے، بہت سے اعمال، افعال اور طریقے لیے ہیں جو سلف صالحین کے زمانے میں ناپسند کئے جاتے تھے اور بعد کے زمانوں میں پسندیدہ قرار دے گئے۔ ۵۳

قادریت

حضرت شیخ محقق کو اگرچہ دوسرے سلاسل میں بھی بیعت، خلافت حاصل تھی لیکن ان پر نسبت قادریت کا اس قدر غلبہ تھا کہ وہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی نسبت ہی کو اپنے لئے طرۂ امتیاز قرار دیتے تھے۔ فتوح الغیب کی فارسی میں شرح لکھی تو احتراماً اس کی ابتداء میں اپنا نام نہیں لکھا۔ اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس احقر کے نام کے ذکر کی کیا حیثیت اور مجال ہے؟ کہ اس جگہ ذکر کیا جا سکے" ۵۴

اخبار الاخیار میں متعدد ہندوستان کے مشائخ کرام کا تذکرہ ہے۔ لیکن شیخ محقق کا حسن عقیدت دیکھئے کہ انہوں نے سب سے پہلے سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی کا تذکرہ کیا ہے۔

مسلک

شیخ محقق مسلک اہل سنت وجماعت کے امام ہیں۔ ان کے عقائد کا مختصر جائزہ گزشتہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ کے عقائد اور معمولات وہی ہیں جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "مسلک امام ربانی" طبع لاہور، از مولانا محمد سعید احمد نقشبندی۔ یہی معمولات وعقائد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہاں ملتے ہیں۔ "القول الجلی کی بازیافت" از حکیم سید محمود احمد برکاتی میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ مقالہ رضا اکیڈمی، لاہور نے حال ہی میں طبع کیا ہے۔

علماء دیوبند اگرچہ شیخ محقق کا نام احترام سے لیتے ہیں تاہم وہ اپنے مکتب فکر کا تعلق ان سے قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مولوی انور شاہ کشمیری کے صاحبزادے مولوی انظر شاہ کشمیری، استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو جس میں وہ خاموشی کی زبان میں بہت کچھ کہہ گئے ہیں:

"ایک عرصہ تک میرا خیال یہ رہا کہ دیوبند کو اپنا تعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے کیوں نہ قائم کرنا چاہیئے۔ غالباً ہندوستان میں اپنی مخصوص نوعیت کے اعتبار سے حدیث کے سلسلہ میں ان کی خدمات کچھ کم وقیع نہیں۔ شروح حدیث میں شاہ صاحب مرحوم کے قلم سے جو کچھ جواہر پارے تیار ہوئے ہیں انہیں تو جانے دیجئے

ان کے صاحبزادے شیخ نور الحق کی شرح بخاری بھی ایک زمانہ تک معروف و متداول رہی۔
اس خانوادہ کی خدمات علما، ولی اللّٰہی کے کنبہ کی طرح اگرچہ جلیل و وقیع نہیں[۵۰] تاہم حدیث و قرآن سے ہند کو واقف کرنے میں شیخ عبدالحق مرحوم کا بھی بہرحال حصہ ہے۔
پھر یہ رائے بھی بدل گئی۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ شیخ مرحوم تک ہماری سند ہی نہیں پہنچتی، نیز حضرت شیخ عبدالحق مرحوم کا فکر کلیۃً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا۔ غالباً میری بات بہت سوں کو چونکا دینے والی ہو، مگر اس موقع پر میں ایک جلیل اور صاحب نظر عالم کی رائے میں اپنے لئے پناہ ڈھونڈتا ہوں، سنا ہے کہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری مرحوم فرماتے تھے کہ: "شامی اور شیخ عبدالحق پر بعض مسائل میں بدعت و سنت کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔" بس اسی اجمال میں ہزارہا تفصیلات ہیں جنہیں شیخ کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھیں گے۔"[۵۱]
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی وسعت کی نفی کرنے کے لئے شیخ محقق کا نام ناجائز طور پر استعمال کیا گیا۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں:

"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔"[۵۲]

حالانکہ شیخ محقق نے تصریح کی ہے کہ

"ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ۔"[۵۳]

"اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اس کی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔"

علاوہ ازیں شیخ نے یہ بات بطور حکایت نقل کی ہے، روایت ہرگز نہیں کی، حکایت و روایت میں زمین و آسمان کا فرق ہے جیسے کہ اہل علم پر مخفی نہیں۔
بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بریلی، بدایوں، خیرآباد اور رامپور کے علماء یعنی علماء اہل سنت ہی شیخ محقق کے جانشین اور ان کے مسلک کے امین ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی ایک جگہ چند اکابر ملت اسلامیہ کا ذکر کرنے کے بعد ان الفاظ میں شیخ محقق کا ذکر کرتے ہیں:

"شیخ شیوخ علماء الہند، محقق فقیہ، عارف نبیہ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم کبرائے ملت و عظمائے امت قَدَّسَنَا اللّٰہُ تعالیٰ بِاَسْرَارِهِمْ وَاَفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِهِمْ وَاَنْوَارِهِمْ۔"[۵۴]

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام، امام اہلسنت، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کی تربت انور پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے، ان کی اولاد امجاد اور تمام اہل سنت و جماعت کو ان کے علمی ورثے کی حفاظت اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی تصانیف مبارکہ کے ذریعے احناف کے باہمی اختلافات کا خاتمہ فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

حواشی

(۱) محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء ۔ چودھویں صدی کے مجدد اعظم (جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، ص ۳۲-۳۳)
(۲) عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق ۔ تکملہ اخبار الاخیار (مطبع مجتبائی، دہلی) ص ۲۸۹ ۔
(۳) خلیق احمد نظامی ۔ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی ۔ ندوۃ المصنفین، دہلی، ص ۶۶-۶۷ ۔
(۴) عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق ۔ تکملہ اخبار الاخیار فارسی (مجتبائی، دہلی) ص ۲۹۲-۳ ۔
(۵) ایضاً ص ۳۰۰ ۔
(۶) نہر سے نہر جیحون مراد ہے ۔ ماوراء النہر سے مراد وہ شہر ہیں جو اس نہر کے شمال میں واقع ہیں مثلاً بخارا، سمرقند، نسف، اسپیجاب، خجند، خوارزم اور کاشغر وغیرہ ۔ ۱۲ اشرف قادری نقشبندی ۔
(۷) عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق ۔ اخبار الاخیار فارسی ۔ ص ۳۰۲
(۸) ایضاً ۔ ص ۳۰۲
(۹) ایضاً ۔ ص ۳۰۳
(۱۰) خلیق احمد نظامی ۔ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص ۱۳۰ ۔
(۱۱) ایضاً ص ۱۶۰ ۔
(۱۲) خلیق احمد نظامی، پروفیسر ۔ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص ۲۴۲
(۱۳) عبد الحق محدث دہلوی، شیخ محقق ۔ رسالہ ضرب الاقدام : رسالہ نامی گرامی اسلامی، ص ۲۸
(۱۴) خلیق احمد نظامی، پروفیسر ۔ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص ۳۰۲
(۱۵) 〃 〃 〃 ص ۲۴۳
(۱۶) 〃 〃 〃 ص ۲۴۴-۲۵۰
(۱۷) 〃 〃 〃 ص ۴۳
(۱۸) غلام علی آزاد بلگرامی، علامہ سید ۔ سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان (مطبع حیدر آباد دکن ۱۳۰۳ھ) ص ۵۱
(۱۹) فقیر محمد جہلمی، مولوی ۔ حدائق الحنفیہ، مکتبہ حسن سہیل، لاہور، ص ۴۳۰
(۲۰) صدیق حسن خاں بھوپالی ۔ الحطہ (مطبع لاہور) ص ۱۶۰-۱۶۱ ۔
(۲۱) ایضاً ۔ ص ۲۱۴ ۔
(۲۲) فقیر محمد جہلمی، مولوی ۔ حدائق الحنفیہ، ص ۴۳۱ ۔

(۲۳) خلیق احمد نظامی، پروفیسر : حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، ص ۱۱۲
(۲۴) ایضاً ص ۱۱۶-۱۱۹

نوٹ : جناب نظامی صاحب نے ص ۹ پر فلسفہ و منطق کا شمار کیا ہے، حالانکہ فلسفہ میں ان کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا گیا ۔ ۱۲ اشرف قادری نقشبندی

(۲۵) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : اشعۃ اللمعات فارسی (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر) ج ۱، ص ۳۳۳

(۲۶) ایضاً : مدارج النبوۃ فارسی (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر) ج ۱، ص ۲

(۲۷) ایضاً : " " ص ۱۴۴

(۲۸) ایضاً : اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱، ص ۳۹۶

(۲۹) ایضاً : " ج ۱، ص ۴۳۲

(۳۰) ایضاً : " ج ۲، ص ۴۵۰

(۳۱) ایضاً : سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل (برا خبار الاخیار)، ص ۵۵

(۳۲) ایضاً : مدارج النبوۃ فارسی ج ۱، ص ۱۱۸

(۳۳) ایضاً : اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱، ص ۴۲۴

(۳۴) ایضاً : مدارج النبوۃ فارسی ج ۲، ص ۴۲۷

(۳۵) ایضاً : جذب القلوب فارسی (طبع لکھنؤ) ص ۲۱۳

(۳۶) ایضاً : اشعۃ اللمعات ج ۳، ص ۴۰۳

(۳۷) ایضاً : جذب القلوب فارسی (نولکشور لکھنؤ) ص ۲۰۱ - ۲۰۳

(۳۸) ایضاً : " ص ۲۰۶

(۳۹) ایضاً : " ص ۲۱۰

(۴۰) ایضاً : " ص ۲۲۱

(۴۱) ایضاً : اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱، ص ۸۱۵

(۴۲) ایضاً : " ج ۳، ص ۴۰۲

(۴۳) ایضاً : " ج ۴، ص ۵۱۴

(۴۴) ایضاً : " ج ۴، ص ۴۰۸

(۴۵) ایضاً : مدارج النبوۃ فارسی ج ۲، ص ۱۹

(۴۶) ایضاً : تکمیل الایمان فارسی (طبع لکھنؤ) ص ۴۴ - ۴۶

(۴۷) ایضاً : ماثبت من السنۃ عربی، اردو (طبع لاہور) ص ۲۲۴

(۴۸) ایضاً : شرح سفر السعادۃ فارسی (مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر) ص ۳۸۲

(۴۹) ایضاً : شرح فتوح الغیب فارسی (طبع لکھنؤ) ص ۴۲۴

(۵۰) چاند کے چہرے پر گرد و غبار ڈالنے والی بات ہے۔ ۱۲ شرف قادری نقشبندی۔

(۵۱) انور شاہ کشمیری، مولوی : فٹ نوٹ، ماہنامہ البلاغ (شمارہ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ) ص ۴۹۔

(۵۲) خلیل احمد انبیٹھوی : براہین قاطعہ (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۵۵۔

(۵۳) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق : مدارج النبوۃ فارسی (سکھر) ج ۱، ص ۵۳۔

(۵۴) احمد رضا بریلوی، امام : مجموعۂ رسائل حصہ دوم (مدینہ پبلشنگ کمپنی) ص ۱۰۹۔

بشکریہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور